یا دُور کہیں آسیبوں اور چڑیلوں کے لشکروں کو پھونک ڈالا۔

کمانڈر علی کا طاہرہ سے اور عبدالرحمٰن (روسی مسلمان) کا زبیدہ کے درمیان بڑے پاکیزہ طریق سے دل کو دل سے ربط ہو جاتا ہے۔ اور ملک احمد سرور صاحب بغیر مروجہ جنسی ہیرو ئن کے چٹخاروں کے اسے رومانس کے بجائے حیادارانہ طریق پر مناکحت کی منزل تک لے جاتے ہیں۔ روسیوں کے مظالم کے مناظر، مجاہدین کی سرفروشانہ کارروائیوں کی رُوداد یں، نت نئی مشکلوں کا پیش آنا اور مشوروں سے ان کا حل نکالنا، مجاہدین کا قیدی علی کو کابل سے چھڑا کر لانا، دریائے آمو پار کر کے روسی مسلم علاقے میں داخلہ اور وہاں کے حالات کا تذکرہ، نیز وہاں قلوب میں جہاد کی بارودی سرنگوں کی موجودگی کا احساس، قرآن کے نسخوں کی بہترین تحفوں کی حیثیت سے تقسیم — آدمی ناول نگار کے ساتھ ساتھ نجانے کہاں کہاں تک گھوم آتا ہے۔

ایسی چیزیں ضرور لکھی جانی چاہئیں — اعلیٰ اسطح کی بھی، اور عوامی سطح کی بھی، تاکہ لادینیت پرستی، غلامیٔ مغرب اور خواہشات ولذات کی اسیری اور جنسی چٹخاروں کے مزبلہ خانوں سے دماغوں کو اُوپر اُٹھایا جا سکے۔

SUNSHINE AT MADINA	از جناب زکریا بشیر صاحب۔ ناشر: اسلامک فاؤنڈیشن، MARK FIELD, (UNITED KINGDOM)

LEICESTER LE6 ORN

الحمدللہ کہ سیرتِ نبویؐ کے چمن زار میں روز بروز نئی کیاریوں کا اضافہ ہو رہا ہے۔ اور آج کے دَور کا انسان سیرت وحدیث کے لفظی تصاویر کے البم اور حضورؐ کی شخصیت اور کردار سے متعلق واقعاتی تذکرہ جزر کے ذریعے اتنا تفصیل سے جان سکتا ہے۔ گویا کہ وہ بالکل پاس بیٹھا ہو یا ساتھ ساتھ چل رہا ہو۔" مدینہ میں درخشانیٔ آفتاب" بھی علمی سطح پر ایسا ہی ایک حقیقت نما فلم پیش کرتی ہے۔

پہلے میں نے جستہ جستہ کتاب کو دیکھا، بعض خاص نکات پر نگاہ ڈالی، پھر خورشید صاحب کا زوردار (زبان اور مطالب دونوں لحاظ سے) FORWARD پڑھا اور اسے پڑھ کر خیال ہوا کہ اسی مقالے کی چند سطریں تعارفی تبصرے کے لیے کافی ہیں۔
پھر مؤلف کا مقالہ تعارف کتاب پڑھا۔ اور اندازہ ہوا کہ کتنے وسیع مطالعے کے ساتھ کام کیا گیا ہے۔ خصوصاً اس کتاب کی انگریزی زبان نے تو مجھے واَلہیت میں مبتلا کردیا۔ مؤلف نے مآخذ پر جو گفتگو کی ہے وہ بہت ضروری اور قیمتی ہے۔
یہ طویل اور اصل مبحث بڑا توجہ طلب ہے کہ فاضل مؤلف نے محمدی معاشرہ کے ستون شرح و بسط سے سمجھائے ہیں۔ حضورؐ سے متعلق دو دستاویزات پر تفصیلی بحث کی ہے۔ ایک "صحیفہ" وہ دستاویز جو مدینہ کے مختلف قبائل اور مذاہب کو ایک مرکز سے وابستہ رکھ کر چلنے کے لیے تحریری طور پر تیار کی گئی۔ اور سب سے تائید حاصل کی گئی۔ دوسری خطبۂ حجۃ الوداع۔
حضورؐ کی حیاتِ خانہ داری اور ازواجِ مطہرات کے اہم مبحث پر معلومات فراہم کی گئی ہیں۔
مصنف سیرتِ مطہرہ کے میدان میں حضورؐ کے مکّی دَورِ دعوت و محنت اور ہجرت پر پہلے لکھ چکے ہیں۔ اب پیشِ نظر کتاب آئی ہے۔ خورشید صاحب نے آخری بحث جہاد و غزوات پر لکھنے کا مشورہ دیا ہے۔ اور میرا مشورہ یہ ہے کہ آخری کتاب اسلام کے اصولِ عدل اور حضورؐ کی اخلاقی انصاف پسندی اور عدالتی دائرے میں معدلت گستری اور اسلامی قانون کے تفوق کو نمایاں کیا جائے۔
یہ کتاب نہ صرف تحریکی انداز اور اہلِ مغرب کے لیے بہترین انگریزی زبان اور ترتیبِ مباحث میں وجوہِ کشش رکھتی ہے، بلکہ اس کا معیارِ تحقیق بھی مغربی مسلّمہ معیارات سے کم نہیں۔ بات بات پہ اسلامی مآخذ میں سے اقتباس پیش کرکے استدلال کیا ہے۔
آخر میں نوٹس اور حوالوں کا خاص اہتمام ہے۔ نیز دَورِ جدید کے تقاضوں کے مطابق نہایت اچھا انڈکس شامل کیا گیا ہے۔

افسوس ہے کہ جگہ کی قلت کی وجہ سے ہم نہ اس کتاب کے اچھے اچھے مندرجات کو پیش کر سکتے ہیں، نہ اخلاقی نکات پر بحث کر سکتے ہیں۔

ترکی کا مردِ مجاہد | تصنیف ڈاکٹر سعید رمضان البوطی۔ ترجمہ از مولینا خلیل حامدی۔ ناشر: ادارہ معارف اسلامی، منصورہ۔ لاہور۔ تقسیم کنندہ: المنارہ بک سنٹر، منصورہ ملتان روڈ، لاہور۔ کوڈ ۵۴۷۰۰۔

مشرق و مغرب کے درمیان ایک پُل کی طرح قائم ترکی بڑی اہمیت کی مُسلم سلطنت ہے۔ جہاں اسلام اور مغربیّت اور سیکولرازم اور آمریت کی شدید کشمکش کی لمبی تاریخ ہے۔ یہاں جن ہستیوں نے انور پاشا کے بعد لادینی آمریت کے پتھروں کو توڑ توڑ کر دعوتِ اسلام کے لیے راستہ بنایا، ان میں بڑا ممتاز مقام بدیع الزمان سعید نورسی کا ہے۔ ترکی قوم اور نوجوانوں میں بیداری پیدا کرنے کے لیے اس مجاہد نے مخالفتوں اور قید و بند کے باوجود بڑی عرق ریزی سے کام کیا ہے۔ اس کی روداد لکھنے والا بھی صاف دل ہے اور ترجمہ کرنے والے صاحب بھی متاعِ سوز و ساز رکھتے ہیں۔

گلشنِ اقبال | مصنّف: پروفیسر اسرار احمد خاں سہاوری۔ ایم اے۔ ناشر: محمد انور خلیلی۔ ملنے کا پتہ: دارالاشاعت ادارۂ تنظیم مساجد ۱۱۵۔ سی سٹیلائٹ ٹاؤن، گوجرانوالہ قیمت: ۱۵/۰ روپے۔

میرے محترم دوست، بھائی، ادیب، شاعر، معلّم، دانش ور ساری عُمر تعمیری و فلاحی ادب کی خدمت کرتے رہے اور اب بھی وہ خون اور پسینے کی آخری بوندیں اسی سفرِ عشق میں کھپا رہے ہیں۔ میرے دل میں ان کی بڑی قدر ہے۔ مگر جب کتابوں کا ڈھیر (اس وقت بھی یک صد کتابیں برائے ریویو ہوں گی) دیکھتا ہوں تو ہر مرتبہ جن اپنوں کی